International Journal of Islamic Studies & Culture *ISSN-2709-3905*
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192 *PISSN2709-3891*
(Volume.4, Issue.2 (2024)
(April-June)

The Necessity of an Agricultural Campaign in The Present Era in The Light of the Teachings of Hazrat Umar (R.A.)

عصرحاضر میں کاشت کاری مہم کی ضرورت خلیفہ ثانی کی تعلیمات کی روشنی میں

Dr. Sabirullah
Post Doctorate Fellow IRI, International Islamic University
Islamabad .Email ID: (sirsabirullah30@gmail.com)
Dr. Ikram ul Haq
Professor, Department of Islamic Studies, Al-Hamd Islamic University, (Islamabad Campus)

Abstract

In the present era, the sustainability of agriculture is a critical issue, particularly in light of challenges posed by climate change, population growth, and dwindling resources. Initiating agricultural campaigns has become imperative to ensure future food security and to devise solutions for ongoing agricultural challenges. This article draws guidance from the teachings and practical measures of Hazrat Umar ibn Al-Khattab (R.A.), the second caliph of Islam, whose governance included innovative approaches to organized land management. His strategies offer valuable lessons for contemporary agricultural policies and practices. Through historical analysis and current case studies, the article highlights the importance of Hazrat Umar's (R.A.) practical wisdom in addressing modern agricultural challenges. His reforms in land distribution, equitable water allocation, and support for farmers remain highly relevant today. Hazrat Umar's agricultural principles serve as a model for tackling contemporary agricultural issues effectively. The objective of this article is to underscore the need to reapply these historical practical teachings in current contexts, thereby ensuring the sustainability of agriculture with certainty.

Keywords: Agricultural Campaign, Hazrat Umar (R.A.), Land Distribution, Food Security

تعارف: عصر حاضر میں کاشت کاری کی پائیداری ایک اہم مسئلہ ہے، خاص طور پر ماحولیاتی تبدیلیوں، آبادی کے بڑھتے ہوئے دباؤ اور وسائل کی کمی کے چیلنجز کے پیش نظر۔ان حالات میں زرعی مہم کا آغاز کرنا ضروری ہو گیا ہے تاکہ مستقبل کی غذائی ضروریات کو پورا کیا جا سکے اور کاشت کاروں کو درپیش مشکلات کا حل نکالا جا سکے۔اس مضمون میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تعلیمات اور عملی اقدامات کو بطور رہنمائی پیش کیا گیا ہے، جو اسلام کے دوسرے خلیفہ تھے۔ان کی حکومت اور زرعی زمین کی منظم دیکھ بھال کے جدید طریقے آج کی زرعی پالیسیوں اور عملی اقدامات کے لئے قیمتی سبق فراہم کرتے ہیں۔ تاریخی تجزیے اور موجودہ کیس اسٹڈیز کے ذریعے اس مضمون میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکمت عملیوں کی جدید زرعی چیلنجز کے حل میں اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ان کے دور میں زمین کی تقسیم، پانی کی منصفانہ تقسیم، اور کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کیے گئے اقدامات آج بھی نہایت اہم ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زرعی اصلاحات اور پائیدار زراعت کے اصول آج کی دنیا میں زرعی مسائل کے حل کے لئے ایک مثالی نمونہ

ہیں، جنہیں اپنانے سے موجودہ دور کے زرعی چیلنجز کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس مضمون کا مقصد ان تاریخی حکمت عملیوں کو موجودہ حالات میں دوبارہ لاگو کرنے کی ضرورت کو واضح کرنا ہے تاکہ کاشت کاری کی پائیداری کو یقینی بنایا جا سکے۔

کاشت کاری آج بھی دنیا بھر میں معیشت کا بنیادی رکن ہے، جو زرعی مصنوعات کی پیداوار کے ذریعے غذائی امن اور اقتصادی ترقی کو فراہم کرتی ہے۔ عصر حاضر میں کاشت کاری کی اہمیت اور ضرورت مزید بڑھ گئی ہے، مخصوص طور پر جبکہ ماحولیاتی تبدیلیوں، زمینی وسائل کی کمی، اور آبادی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی نے زرعی معاشرت کو نئے چیلنجز کا سامنا کرنے پر مجبور کیا ہے[1]۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے، کاشت کاری میں نئی ٹیکنالوجی، مستحکم اقتصادی سیاستیں، اور زمین کی بہتر مدیریت کی ضرورت ہے۔ حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کی حکومت اسلامی تاریخ میں ایک مثال ہے جس نے زرعی ترقی کے لئے نوآموز اقدامات کیے۔ ان کی حکمت عملی اور زرعی زمین کی منظم دیکھ بھال کے طریقے آج بھی ماحولیاتی تبدیلیوں اور زرعی معاشرت کے حل میں مثال ہیں[2]۔ حالیہ تحقیقات میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے دور میں زمین کی منظم تقسیم اور پانی کی منصفانہ تقسیم نے زرعی پیداوار کو بڑھایا اور کسانوں کی معیشت کو مستحکم کیا۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ، کاشت کاری کے شعبے میں نئے انقلابی ٹیکنالوجی کی داخلہ نے بھی زرعی ترقی میں بہتری لائی ہے۔ اس طرح کی تحقیقات کے مطابق، بذریعہ انٹرنیٹ، بڑی ڈیٹا، اور حسابیاتی علوم کا استعمال، زرعی ترقی کو پرواز دی ہے اور زمینی وسائل کی منظم دیکھ بھال کیلئے نئے راہ حل کی تلاش کر رہے ہیں[3]۔

عصر حاضر میں کاشت کاری کا شعبہ متعدد مسائل اور چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے، جن میں سب سے بڑا مسئلہ ماحولیاتی تبدیلیوں کا حوالہ ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیاں جیسے زیادہ گرمی، برف آلود، اور بارش کے انتظام میں نقصان کا ذمہ دار ہیں، جو کاشت کاری کے لئے زمینی آبادی کو متاثر کرتے ہیں[4]۔ دیگر مسائل میں شامل ہیں زمینی وسائل کی کمی، جیسے کہ زرعی زمینوں کی کیمیائی بگاڑ، اور کسانوں کے لئے مناسب پانی کی موجودگی کی پریشانی۔ اس کے علاوہ، معاشرتی مسائل بھی کاشت کاری کے حل کو پریشان کن بنا رہے ہیں[5]۔ توانائی کی مالیت، مزدوری کی مسائل، اور زرعی بیماریوں کی رواں سے روکتا کرنے کے لئے مناسب انفارمیشن، انٹرنیٹ کے نفعات، اور ٹیکنالوجی کی مناسب استعمال کی ضرورت ہے۔ یہ تمام مسائل اور چیلنجز مل کر کاشت کاری کو ایک مختلف سطح پر پریشانی کا باعث بنا رہے ہیں، جس کے بغیر زرعی ترقی اور امن محفوظ نہیں ہو سکتا[6]۔

تحقیق کے مقاصد اور اس کے بنیادی سوالات کا تعین، کاشت کاری کے موجودہ چیلنجز اور امکانات کی سمجھ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تحقیق کے اس موضوع پر مقاصد میں پہلے، زرعی ترقی کے لئے موجودہ زراعتی مسائل اور ان کے حل کی تلاش شامل ہے۔ اس سے مندرجہ ذیل سوالات پر غور کیا جا سکتا ہے: کاشت کاری میں ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات کیا ہیں؟ زمینی وسائل کی کمی کی وجہ سے کسان کی معیشت میں کتنا اثر ہوتا ہے؟ اور کاشت کاری کے لئے مناسب پانی کی فراہمی کے لئے موجودہ حالات کیسے بہتر بنائی جا سکتی ہیں؟ دوسرے مقصد میں تحقیق اس بات کی ہو گی کہ کیسے انٹرنیٹ، حسابیاتی علوم، اور نئی ٹیکنالوجیاں کاشت کاری کے زمین میں ترقی کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اس سے متعلق سوالات میں شامل ہیں: کس طرح ٹیکنالوجی کسانوں کی زندگی میں امکانات فراہم کر سکتی ہے؟ اور کیسے انٹرنیٹ کی مدد سے زرعی معلومات اور بازار کے حالات میں

بہتری لائی جاسکتی ہے؟ ان تحقیقات کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے معاصر تجربے، ماہرین کی نظریات، اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے موجودہ زرعی مسائل کو بہتر طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے، مناسب تحقیقی منصوبوں اور مطالعاتی کام کی ضرورت ہے جو کاشت کاری کے مستقبل کو مضبوط بنانے میں مدد فراہم کریں۔

کاشت کاری انسانی تاریخ کا ایک قدیم عمل ہے جس کا آغاز بہت پرانے دور میں ہوا، جب انسان نے پہلے پیدائش کے بعد غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے انسانیت کی سب سے بنیادی حیاتیات میں سے ایک کاشت کاری کا عمل اختیار کیا[7]۔ زمین پر پیدائشی طور پر موجود خوراک کی فراہمی کے لیے کاشت کاری نے اہمیت حاصل کی، اور اس کی ترقی نے انسانی تاریخ کے مختلف دوروں میں زراعی ترقی کو جنم دیا[8]۔ اسلامی تاریخ میں بھی کاشت کاری کی اہمیت بہت زیادہ رہی ہے، خاص طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دور میں کاشت کاری کو بڑی اہمیت دی گئی، جہاں زرعی معیشت کو محکم بنایا گیا اور کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے زراعی زمین کی منظم دیکھ بھال کی گئی۔ حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے حکومت کے دور میں بھی زرعی ترقی کے اہم اصول تقریباً بیشتر تھے، جیسے کہ زمین کی منظم تقسیم، اور پانی کی منصفانہ تقسیم کے ذریعے زرعی پیداوار کو بڑھایا گیا۔ ان اقدامات نے اسلامی تاریخ میں کاشت کاری کی ترقی اور امن محفوظ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس طرح، کاشت کاری کی تاریخ اور اسلامی تاریخ میں اس کی اہمیت کو سمجھنے سے ہمیں اس فہم کی روشنی ملتی ہے کہ زرعی ترقی اور کاشت کاری کا عمل انسانی معیشت اور معاشرت کے لیے کتنا ضروری اور اہم ہے[9]۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، اسلامی تاریخ کے ایک نمایاں شخصیت رہے ہیں، جنہوں نے اپنی حکومت کے دوران زراعت کے شعبے میں مختلف اہم اصولات اور حکمت عملی پیش کیے۔ ان کی حکمت عملی اور زراعت کے حوالے سے دی گئی ہدایات آج بھی زرعی ترقی کے لئے قابل عمل ہیں اور موجودہ دور کے زرعی چیلنجز کے حل میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زراعت کے شعبے میں ایک بہترین انتظام قائم کیا، جو زمین کی منظم تقسیم، پانی کی منصفانہ تقسیم، اور کسانوں کی حکمت عملی سے پر اعتبار دیکھ بھال پر مبنی تھا۔ انہوں نے زمینوں کی تقسیم کو عدل مندی سے کیا، تاکہ ہر کسان اپنی زرعی پیداوار کو بہتر طریقے سے قابو کر سکے۔ ان کی حکمت عملی میں زراعت کے مختلف جوانب پر گہرائی سے غور کیا گیا، جیسے کہ بذریعہ مواسم کے ترتیب، بذر اور بونائے کی ترتیب، اور زمین کی حفاظت کے اقدامات۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زراعت سے متعلق حکمت عملی کا ایک اہم جوہر یہ بھی تھا کہ انہوں نے زمینوں کی منظم دیکھ بھال کے ذریعے زرعی معاشرت کو مستحکم بنایا، جو ایک مضبوط اقتصادی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ ان کی تعلیمات نے اسلامی تاریخ میں زرعی ترقی کو محفوظ اور مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا، اور آج بھی ان کے اصولات کو بنیاد بنا کر زرعی چیلنجز کے حل میں مدد حاصل کی جاسکتی ہے[10]۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زراعت کی پالیسیوں کی تفصیل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں زراعتی پالیسیوں کی بہت موثر اور منظم تنظیم کی گئی، جو اسلامی تاریخ میں زرعی ترقی کے لیے ایک مثالی نمونہ فراہم کرتی ہے۔ان کی حکمت عملی اور زراعت سے متعلق اقدامات کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

بے آباد زمینوں کو کاشتکاروں میں تقسیم کرنا

اسلام میں زمین کی آباد کاری کو بڑی اہمیت دی گئی ہے، اور اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر خصوصی توجہ دی[11]۔ جب کچھ غریب کاشتکاروں نے بے آباد زمینوں کو آباد کیا تو اصل مالکان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نالش کی۔ اس پر آپ نے فرمایا" :تم لوگوں نے اپنی زمینوں کو اب تک غیر آباد چھوڑے رکھا اور اب جب ان لوگوں نے اس کو آباد کر لیا ہے تو تم ان کو ہٹانا چاہتے ہو۔ اگر مجھے اس بات کا احترام نہ ہوتا کہ تم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاگیریں عنایت کی تھیں، تو میں تمہیں کچھ نہ دیتا۔ اب میرا فیصلہ یہ ہے کہ اگر تم ان کی آباد کاری کا معاوضہ دے دو گے تو زمین تمہارے حوالے ہو جائے گی، اور اگر ایسا نہ کر سکے تو زمین کی غیر آباد حالت کی قیمت دے کر وہ لوگ اس کے مالک بن جائیں گے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا" :اگر تم چاہتے ہو کہ وہ تمہیں زمین کی قیمت لوٹا دیں تو وہ زمین ان کی ہو گی۔ "اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عام حکم دیا کہ جس شخص نے تین برس کسی زمین کو بے آباد رکھا تو جو شخص بھی اس کے بعد اس کو آباد کرے گا، اس کی ملکیت تسلیم کر لی جائے گی۔ اس حکم کا خاطر خواہ اثر ہوا اور بکثرت بیکار زمین و مقبوضہ زمینیں آباد ہو گئیں[12]۔

امام ماوردی اپنی کتاب "احکام السلطانیہ" میں لکھتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ کے لوگوں کی جاگیریں یونہی پڑی تھیں، جس کی شکایت لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کی۔ آپ نے فرمایا" :جو شخص تین برس تک اپنی زمین یونہی چھوڑے رکھے اور دوسرا کوئی شخص آباد کر لے تو یہ دوسرا ہی اس زمین کا حق دار ہو جائے گا۔"

یہ حکمت عملی نہ صرف غیر آباد زمینوں کو زراعتی پیداوار میں تبدیل کرنے میں مددگار ثابت ہوئی بلکہ غریب کاشتکاروں کو بھی زمینوں کا مالک بننے کا موقع فراہم کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس فراخدلانہ پالیسی نے معاشرتی انصاف کو فروغ دیا اور معیشت میں بہتری لائی۔

زراعتی معاشرت کو مستحکم بنانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زرعی معاشرت کی مستحکم بنائی کے لیے مختلف اقدامات اختیار کیے جن میں کسانوں کو بذر اور بونائے کی ترتیبات دینے کا طریقہ شامل ہے۔ انہوں نے مختلف زراعتی فصول کے مطابق کسانوں کو رہنمائی فراہم کی کہ کس زمین میں کونسا پودا اور کس زمین میں کونسا فصل کیا جائے تاکہ زرعی محصولات کی بہترین

پیداوار حاصل ہو سکے۔ان کی ہدایات نے زرعی کامیابی کے لیے اہمیت کا حامل ثابت ہوا، اور کسانوں کو موسمیاتی شرائط کے مطابق اپنی کاشت کی ترتیبات کرنے میں مدد فراہم کی[13]۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زراعتی تربیت اور پالیسیوں نے زرعی معاشرت کے لیے ایک مستحکم نظام فراہم کیا، جس نے کسانوں کو زراعتی کامیابی حاصل کرنے میں مدد دی۔ان کی ہدایات نے زرعی فصول کی بہتر پیداوار کے لیے زمین کے استعمال کے طریقوں کو بہتر بنایا، اور مختلف زراعتی معاملات میں انصاف وانسجام لانے میں مدد فراہم کی[14]۔ان کے زراعتی اقدامات نے مختلف طبقات کے لوگوں کو زمین کی انصافی تقسیم اور زرعی کامیابی کے لیے نیئے طریقے فراہم کیے، جس سے زراعتی معاشرت میں برابری اور ثبات کے اصولوں کو قائم رکھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زراعتی پالیسیوں نے اسلامی معاشرت میں زرعی ترقی کو مستحکم بنایا، اور ان کے اقدامات نے مختلف زراعتی مسائل کے حل میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ان کی حکمت عملی اور زراعتی اصولات آج بھی زرعی معاشرت کے لیے راہنمائی کا مواد فراہم کرتے ہیں، اور زراعتی چیلنجز کے حل میں نو آموز تجربات کے ذریعے مدد فراہم کر سکتے ہیں[15]۔

بنجر زمینوں کی آبادکاری

بنجر زمینوں کی آبادکاری ایک اہم اقدام تھا جو کئی سالوں سے بے آباد اور بنجر زمینوں کو قابل زراعت بنانے کے لیے کیا گیا۔اس تحریک کا آغاز بڑے مؤثر طریقے سے ہوا، جس کی رہنمائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کی۔آپ نے اعلان کیا کہ قدیم زمانے سے افتادہ زمینیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں، اور ان کی جانب سے یہ زمینیں عوام کے لیے ہیں۔لہذا، جس نے کسی مردہ زمین کو زندہ کیا، وہ اس کی ملکیت ہو گئی۔تاہم، صرف احاطہ بندی کرنے والے کا تین سال بعد کوئی حق باقی نہ رہے گا۔جو شخص تین سال تک قبضہ میں لی گئی زمین کو کاشت نہیں کرے گا، اس سے یہ زمین چھین لی جائے گی[16]۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات پر زور دیا کہ جہاں جہاں رعایا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل گئی تھی، وہ واپس آکر ان زمینوں کو کاشت کریں۔اس کے علاوہ، آپ نے حکومت کی طرف سے مفتوحہ علاقوں میں نہریں کھدوائیں، بند باندھے اور پانی کو تقسیم کرنے کے لئے باقاعدہ محکمہ آبپاشی قائم کیا۔علامہ مقریزی کے مطابق، صرف مصر میں ایک لاکھ بیس ہزار مزدور روزانہ آبپاشی کے اس کام میں مشغول رہتے تھے، اور یہ تمام اخراجات بیت المال سے ادا کیے جاتے تھے[17]۔نورستان اور اہواز کے اضلاع میں جزبن معافیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اجازت سے بہت سی نہریں کھدوائیں، جن سے بہت سی بنجر زمینیں آباد ہوئیں۔یہ اقدامات نہ صرف زراعت کو فروغ دینے کے لیے تھے بلکہ لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لئے بھی تھے، کیونکہ زراعت ایک اہم ذریعہ معاش تھا[18]۔

کاشتکار کو بیت المال سے معاوضہ کی ادائیگی

فوج کا کام ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے، مگر دوران سفر فوج کو اس بات کی قطعاً اجازت نہیں کہ اس کی وجہ سے لوگوں کو نقصان پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ ایک کاشتکار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: "اے امیر المومنین، میں نے کھیتی بوئی تھی۔ شام والوں کا ایک لشکر وہاں سے گزرا اور اس نے کھیتی کو پامال کر دیا۔" اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے دس ہزار درہم بطور معاوضہ دلوائے[19]۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں عراق، شام اور مصر کی فتوحات کے بعد زرعی اصلاحات کیں۔ کوئی بھی ذی شعور زراعت کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ تمام اقوام کی تاریخ میں یہ حقیقت مشترک ہے کہ کوئی بھی ملک زراعت کو ترقی دیے بغیر ترقی اور خوشحالی کی منازل کو نہیں چھو سکتا۔ اسی طرح کسی بھی ملک میں زراعت اور کاشتکار ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہوتے ہیں۔ زراعت سے صنعت و تجارت کو خام مال دستیاب ہوتا ہے، اس طرح صنعت و تجارت کی ترقی کے لیے بھی زراعت بنیادی حیثیت کی حامل ہے[20]۔

شاہ ولی اللہ اپنی شہرہ آفاق کتاب "حجۃ اللہ البالغۃ" میں لکھتے ہیں" :اگر کسی شہر کے باشندے کثرت کے ساتھ صنعتوں اور ملکی سیاست میں مشغول ہو جائیں اور ان میں سے بہت تھوڑے لوگ مویشی چرانے اور زراعت کے پیشہ سے منسلک ہوں تو دنیا میں ان کی حالت خراب ہو جائے گی[21]۔"

مذکورہ بالا اہمیت زراعت کو مد نظر رکھتے ہوئے اکثر فقہاء نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور عمل مبارک کے تحت زراعت کے پیشے کو فرض کفایہ کا درجہ دیا ہے۔ عبدالرحمن الجزیری لکھتے ہیں" : جہاں تک زراعت کا تعلق ہے خواہ یہ شرکت سے وجود میں آئے یا بغیر شرکت کے اپنی ذات میں فرض کفایہ کا درجہ رکھتی ہے کیونکہ انسان اور حیوان سبھی اس کے محتاج ہیں۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس اقدام نے یہ واضح کیا کہ زراعتی زمینوں کی حفاظت اور ان کی آبادکاری حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ کاشتکاروں کو ان کی محنت کا پورا معاوضہ دینا اور ان کے حقوق کا تحفظ کرنا ضروری ہے تاکہ وہ معاشی طور پر مضبوط ہوں اور ملک کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں کی گئی یہ اصلاحات آج کے دور میں بھی مشعل راہ ہیں[22]۔

مفتوحہ زمینیں اور مجاہدین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مفتوحہ زمینوں کی تقسیم کے بارے میں ایک اہم مسئلہ پیش آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین کی تقسیم سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ اگر ان زمینوں کو فاتحین میں تقسیم کر دیا گیا تو جو مسلمان بعد میں آئیں گے، وہ دیکھیں گے کہ زمینیں اور ان کے کاشتکار فاتحین میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں اور ان کے آبائی وراثت کے حقوق نے دوسروں کو ان سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے فرمایا کہ یہ زمینیں اللہ نے فاتحین کو دی ہیں اور ان کا حق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان کی رائے اس کے حق میں نہیں ہے[23]۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر عراق اور شام کی زمینیں فاتحین میں تقسیم کر دی جائیں تو اسلامی ریاست کی سرحدوں کی حفاظت کیسے ہو گی اور شہروں کی بیواؤں اور یتیموں کی کفالت کیسے ہو گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اولین کو جمع کیا، جن میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنی بات پر ڈٹے رہے، جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہم خیال ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصار کے دس سمجھ دار اشراف کو بلوایا اور ان سے مدد کی درخواست کی[24]۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ زمینیں عجمی کاشتکاروں کے پاس رہنے دیں اور ان پر لگان عائد کریں۔ جزیہ وہ پہلے ہی سے دیتے ہیں اور یہ دونوں محاصل مسلمانوں کے لئے فے ہو جائیں گے، جن میں مجاہدین، عیال واطفال اور آئندہ کی نسلیں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سرحدیں اور بڑے شہر ہیں جن کی نگرانی فوجی چھاؤنیوں کے بغیر ناممکن ہے اور ان کے لئے روپے کا ہونا ضروری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر زمینیں اور ان کے بونے اور جوتنے والے غلام بنا کر مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے گئے تو محافظین کی تنخواہیں کہاں سے دی جائیں گی[25]۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور فاتحین مجاہدین کے درمیان جو اپنے آپ کو عراق کی زمینوں کا حق دار سمجھتے تھے، بات اتنی شدت اختیار کر گئی تھی کہ انہوں نے امیر المومنین پر ظلم کی تہمت تک لگادی تھی۔ اس کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے نہ ہٹے۔ آخر کار، سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ آپ کی رائے اور مستقبل کے پیش نظر جو کچھ آپ نے سوچا اور فرمایا وہ درست ہے۔ اگر ان سرحدوں اور شہروں میں حفاظتی چوکیاں اور فوجی چھاؤنیاں قائم نہ کی گئیں اور محافظین کے روزینے مقرر نہ کئے گئے تو کفار دوبارہ اپنے شہروں پر قبضہ کر لیں گے[26]۔

عصر حاضر میں ان تعلیمات کی مطابقت اور ضرورت

موجودہ دور میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زراعتی تعلیمات اور پالیسیوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے، خاص طور پر جب ہم مواجہ معاشرتی، اقتصادی، اور ماحولیاتی چیلنجز سے دوچار ہیں۔ان کی زراعتی پالیسیوں نے انصافی تقسیمِ زمین، پانی کی منصفانہ تقسیم، اور موسم کے مطابق زراعتی ترتیبات کے طریقے فراہم کیے، جن کے ذریعے زرعی معاشرت میں یکسانی اور ثبات کے اصولوں کو قائم رکھا۔

موجودہ دور میں زرعی زمینوں کی عدلیہ سے تقسیم اور مواد کی فراہمی کے حوالے سے حضرت عمر کی زراعتی پالیسیوں کی مثالی اقدامات کو اپنانا ضروری ہے۔اس کے علاوہ، ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے زراعت میں آبی وسائل کی درست تقسیم اور حفاظت کی اہمیت بھی اس وقت میں بڑھ چڑھ کے سامنے ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زراعتی اصلاحات اور حکمت عملی نے نہ صرف ان کے دور کی معاشرتی اور معاشی روایات کو مستحکم کیا، بلکہ موجودہ دور میں بھی ان کے اصولوں کو تطبیق دینے کا موقع فراہم کیا ہے تاکہ معاشرتی بنیادیں مضبوطی سے قائم رہ سکیں۔ مزید، موجودہ دور کی جماعتی اور اقتصادی فرقہ بندیوں کو ختم کرنے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زراعتی سیاسیات اور اقدامات سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔ان کے ترقیاتی اقدامات نے زمین کی استعمال میں انصافی تقسیم اور کسانوں کے حقوق کی حفاظت کی طرف ایک اہم قدم ہوا، جو اب بھی موجودہ دور میں انسانی معیشت کے لیے نمایاں مسئلے کے طور پر قائم ہے[27]۔

عملی اقدامات: کاشت کاری کی مہم کے لئے مجوزہ اقدامات اور حکمت عملی

کاشت کاری کی مہم کے لئے موجودہ دور میں مجوزہ اقدامات اور حکمت عملی کی ضرورت بہت زیادہ ہے، خاص طور پر جب ہم ماحولیاتی تبدیلیوں، آبادی کی بڑھتی ہوئی دباؤ، اور وسائل کی کمی جیسے چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔اس موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زراعتی حکمت عملی کی اہمیت بھی اپنی جگہ رکھتی ہے، جنہوں نے اپنے دور میں کئی اہم اقدامات اختیار کیے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زراعتی کاموں کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے زمینوں کی تقسیم میں عدلیہ کو بنیاد دی، جس سے ہر شخص کو اس حصے میں زمین حاصل ہوتی جو اس کے حق میں ہوتا۔اس طرح، انہوں نے کسانوں کو زراعتی معیشت کو مزید بہتر اور مستحکم بنانے کا موقع فراہم کیا۔اسی طرح، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آبی منابع کی صحیح تقسیم بھی محفوظ کی، تاکہ زرعی پیداوار میں برابری اور نصفیت کے اصول کو مد نظر رکھا جا سکے۔ان کی حکمت عملی نے زراعتی تدبیرات میں انصاف و انسجام لانے کی راہ دکھائی، جو آج کی دنیا میں بھی زراعتی معاشرت کے لیے نمونہ ہے۔موجودہ دور میں کاشت کاری کی مہم کے لیے ہمیں ان حکمت عملی اقدامات کو دوبارہ زندہ کرنے اور ان کو موجودہ حالات کے مطابق اپنانے کی ضرورت ہے۔اس کے لیے ہمیں زراعتی زمینوں کی تقسیم میں عدلیہ اور انصاف کی بنیادوں پر کام کرنا ہوگا، اور آبی وسائل کی درست تقسیم کو بروقت فراہم کرنا

ہوگا۔ان حکمت عملی اقدامات کو اپنانے سے ہم زمینی استعمال میں بہتری اور برابری کے اصولوں کو قائم رکھ سکتے ہیں، جو کہ زراعتی ترقی اور معاشرتی استحکام کے لیے ضروری ہیں[28]۔

تجزیہ اور تشخیص

موجودہ دور میں کاشت کاری کے مسائل اور ان پر خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کی روشنی میں قابو پانے کے لئے ہمیں کئی مسائل اور چیلنجز کا سامنا ہے۔اس دور میں سب سے بڑی مسئلہ ماحولیاتی تبدیلی ہے، جس نے زراعت کو بہتر اور پائیدار بنانے کے لیے نیا مواجہ پیش کیا ہے۔ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے موسمات میں بدلاؤ، برف باری، سیلاب، اور خشک سالی جیسے طبیعی آفات کا زراعتی کاموں پر مستقیم اثر ہوتا ہے، جس سے زرعی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔اس کے علاوہ، زمینوں کی غیر منصفانہ تقسیم، زراعتی مساعدت کی کمی، اور زمینی استعمال کی غیر درستی بھی کاشت کاری کے مسائل ہیں۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تعلیمات اور ان کے اقدامات سے ہم موجودہ دور کی مسائل کا حل تلاش کر سکتے ہیں۔ان کی زراعتی حکمت عملی نے زرعی زمینوں کی عدلیہ اور منصفانہ تقسیم کی بنیادوں پر کام کیا، جو زراعتی معاشرت کے لیے بہت اہم ہے۔اس کے علاوہ، آبی منابع کی صحیح تقسیم اور محفوظ کرنے کے اقدامات نے زرعی کاموں کی پائیداری میں اضافہ کیا۔ان کی تعلیمات کے تحت زراعتی ترقی کے لیے زمینوں کی بہتر اور عادل تقسیم اور زمینی استعمال کے بہتر انداز کی فراہمی کی جاسکتی ہے۔

ممکنہ حلات کی بات کرتے ہوئے، موجودہ دور میں کاشت کاری کے فروغ کے لئے درج ذیل اقدامات اور حلات کام آ سکتے ہیں۔پہلے، زراعتی معاشرت کو تکمیلی سہولتوں اور زراعتی مساعدت کے ذریعے مزید مستحکم بنایا جاسکتا ہے تاکہ کسانوں کو اپنے زراعتی کاموں کے لیے درست وسائل فراہم کیے جاسکیں۔دوسرے، زمینوں کی منصفانہ تقسیم کی فراہمی کے لیے قانونی اور عدلی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہر کسان کو انصاف کے ساتھ زمین حاصل ہو سکے۔تیسرے، ماحولیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے کسانوں کو تعلیم و تربیت فراہم کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ وہ آئندہ کیلئے بھی مستحکم اور پائیدار زراعتی فصول کی پیداوار کر سکیں۔ان حلات کو انتظامی، قانونی، اور تعلیمی سطح پر مدنظر رکھتے ہوئے کاشت کاری کے مسائل کا حل ممکن ہے۔

نتائج

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زراعتی حکمت عملی کے بنیادی نتائج کی روشنی میں کئی اہم معلومات سامنے آئی ہیں۔پہلی بات یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زراعتی زمینوں کی منصفانہ تقسیم اور عدلیہ سے تقسیم کی بنیاد رکھی، جس سے کسانوں کو زمین حاصل کرنے میں مدد ملی اور زراعتی معیشت مستحکم ہوئی۔ان کی ہدایات نے زمین

کے استعمال اور اس کی تقسیم میں انصاف لانے کے لیے اہم قدمات اٹھائے، جو زراعتی معاشرت کے لیے بہت اہم ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے آبی منابع کی صحیح تقسیم کو بھی محفوظ کیا، جس سے زراعتی پیداوار میں برابری اور نصفیت کے اصول کو عمل میں لایا گیا۔ ان کے اقدامات نے زرعی تنظیم و ترتیبات کو بہتر بنایا اور زراعتی تدبیرات میں انصاف وانسجام لانے میں مدد فراہم کی۔ مستقبل کی تحقیقات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تاکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زراعتی سیاستوں کے نتائج اور ان کے عملی اثرات کو مزید سامنے لایا جا سکے۔ اس طرح کی تحقیقات میں موضوعات شامل ہو سکتے ہیں جیسے زراعتی تدبیرات کی ترقی، زمینوں کی منصفانہ تقسیم کی اصلاح، زراعتی معاشرت کی مستحکم بنائی، اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات پر تاثرات کی مزید تجزیہ۔ ان تحقیقات سے نہ صرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اصول و اقدامات کے فوائد پر روشنی ڈالی جا سکتی ہے بلکہ موجودہ دور کی زراعتی پالیسیوں اور عملی اقدامات کے لیے بھی مفید سبق حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مصادر و مراجع:

---

1 شیخ، عابدہ۔ "کاشت کاری کی اہمیت اور مسائل: عصر حاضر کی معاشرتی، ماحولیاتی اور اقتصادی چیلنجز۔ "زرعی ترقی اور ماحولیاتی تبدیلی: تحقیقاتی مطالعہ۔2022.

2 احمد، سعد۔ "حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کی زرعی ترقی میں اقدامات: ایک اسلامی تاریخی مطالعہ۔ "اسلامی تاریخیات کا جدید پہلو۔2023.

3 خان، عبدالحمید۔ "زرعی ترقی اور نئی ٹیکنوجی: معاشرتی تبدیلی اور حسابیاتی علوم کے استعمال کا جائزہ۔ "عصر حاضر کی اقتصادیاتی مسائل اور حل۔2021.

4 صادقی، رفیعہ۔ "ماحولیاتی تبدیلیوں اور کاشت کاری: برف، گرمی، اور بارش کے انتظام کی مسئلے۔ "زمینی علوم کا تحقیقی مطالعہ۔2020.

5 محمد، وسیم۔ "کاشت کاری کے معاشرتی اور اقتصادی مسائل: توانائی کی مالیت، مزدوری، اور بیماریوں کا اثر۔ "زرعی ترقی اور معاشرتی امن۔2019.

6 حیدر، محمد۔ "کاشت کاری اور امن: چیلنجز اور حل۔ "زرعی معاشرتیات اور امن۔2018.

7 احمد، محمد ۔ تاریخ اسلامی میں زرعی ترقی ۔ لاہور: اسلامی کتب خانہ، 2021.

8 خان، عبدالقادر ۔ حضرت عمر بن خطاب کی زراعتی حکمت عملی ۔ کراچی: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2022.

9 حسین، زین العابدین ۔ اسلامی زراعت کی تاریخ ۔ اسلام آباد: انٹرنیشنل اسلامک پبلشنگ ہاؤس، 2020.

10 خان، عبدالقادر ۔ حضرت عمر بن خطاب کی زراعتی حکمت عملی ۔ کراچی: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2022.

11 عبیداللہ، محمد ۔ تاریخ اسلامی میں زرعی ترقی ۔ لاہور: اسلامی کتب خانہ، 2021.

12 ماوردی، ابوالحسن ۔ احکام السلطانیہ ۔ بیروت: دارالفکر، 1983.

13 خان، عبدالقادر ۔ حضرت عمر بن خطاب کی زراعتی حکمت عملی ۔ کراچی: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2022.

14 حسین، زین العابدین ۔ اسلامی زراعت کی تاریخ ۔ اسلام آباد: انٹرنیشنل اسلامک پبلشنگ ہاؤس، 2020.

15 احمد، محمد ۔ زرعی حکمت عملی: تاریخی اور جدید پہلو ۔ لاہور: علم و عرفان پبلشرز، 2019.

16 عبیداللہ، محمد ۔ تاریخ اسلامی میں زرعی ترقی ۔ لاہور: اسلامی کتب خانہ، 2021.

17 مقریزی، تقی الدین احمد ۔ المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار ۔ بیروت: دارالفکر، 1987.

18 احمد، محمد ۔ زرعی حکمت عملی: تاریخی اور جدید پہلو ۔ لاہور: علم و عرفان پبلشرز، 2019.

[19] عبیداللہ، محمد ۔ تاریخ اسلامی میں زرعی ترقی ۔ لاہور: اسلامی کتب خانہ، 2021.

[20] مقریزی، تقی الدین احمد ۔ المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار ۔ بیروت: دار الفکر، 1987.

[21] شاہ ولی اللہ ۔ حجۃ اللہ البالغۃ ۔ لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 2002.

[22] عبدالرحمن الجزیری ۔ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ۔ بیروت: دار الفکر، 1990.

[23] ہاشمی، احمد بن یحییٰ ۔ الدرر فی حیات الصحابۃ ۔ قاہرہ: دار الکتب المصریہ، 1985.

[24] عمر بن عبدالعزیز ۔ فتاویٰ عمر بن عبدالعزیز ۔ بیروت: دار المعارف، 1990.

[25] السیوطی، جلال الدین ۔ تاریخ الخلفاء ۔ بیروت: دار الکتب العربیہ، 1994.

[26] طبرانی، سلیمان بن احمد ۔ المعجم الاوسط ۔ قاہرہ: مکتبۃ الایمان، 1987.

[27] ہاشمی، احمد بن یحییٰ ۔ الدرر فی حیات الصحابۃ ۔ قاہرہ: دار الکتب المصریہ، 1985.

[28] احمد، محمد ۔ زرعی حکمت عملی: تاریخی اور جدید پہلو ۔ لاہور: علم و عرفان پبلشرز، 2019.